بسم الله الرحمن الرحیم

رہنمائے زائر

حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام

سے متعلق مفید معلومات

بازتابی از زندگی حضرت فاطمه معصومه سلام الله علیها

اداره زائرین غیر ایرانی حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام

سرشناسه :

رہنمائے زائر

حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام

سے متعلق مفید معلومات

۴۸۸

انتشارات آستان مقدس حضرت فاطمہ معصومہ

بازتابی از زندگی حضرت فاطمه معصومه سلام الله علیها

■ تہیہ و تنظیم: ادارہ زائرین غیر ایرانی حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام

■ مولف: جاسم المحمد و حسن جہانگیری

■ مترجم: سید مظہر علی رضوی

■ نظرثانی: سید مبین حیدر رضوی

■ ناشر: زائر

■ چاپخانہ: زائر آستان مقدس

■ گرافیک: داود دادور و محمد جواد حیدری

■ پہلا ایڈیشن: اول ۱۳۹۳

■ تعداد: ۳۰۰۰

(حق چاپ محفوظ است)

فہرست

خیر مقدم ۶
زائرین محترم سے گذارش ۶
محترم زائرین سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل امور کا لحاظ رکھیں ۶
حق معرفت ۷
قم؛ ائمہ معصومین علیہم السلام کی نظر میں ۸
شہر قم کا مختصر تعارف ۹
حضرت معصومہ علیہا السلام کے القاب ۹
حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی مختصر سوانح حیات ۱۰
حضرت معصومہ علیہا السلام کی زیارت کی فضیلت ۱۳
کرامتیں ۱۴
آپ کے جوار میں ذریت پیغمبرؐ کی دیگر شخصیتیں بھی مدفون ہیں ۱۵
حرم مطہر کا گنبد ۱۵
ضریح مطہر ۱۶
ایوان طلا ۱۷
ایوان آئینہ ۱۷
صحن بزرگ ۱۷
صحن عتیق ۱۸
مسجد بالا سر ۱۸
مسجد اعظم ۱۹
مسجد طباطبائی ۱۹
مسجد مطہری ۲۰
شبستان امام خمینی رضوان اللہ ۲۰
صحن صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف ۲۰
شبستان نجمہ خاتون ۲۱
حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کا زیارت نامہ ۲۲
زیارت حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کا اردو ترجمہ ۲۳
دفتر زائرین غیر ایرانی کی جانب سے خدمات ۲۵
ادارہ زائرین غیر ایرانی کی سرگرمیاں ۲۷

خیر مقدم

حرم مطہر کے متولی اور اس عظیم الشان بارگاہ کے تمام خدمت گذار، آپ زائرین کرام کو سرزمین علم وایمان، شہر خون وقیام اور خاص طورپر حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام میں حاضری کے لیے خوش آمدید عرض کرتے ہیں ۔

خداوند عالم سے دعا کرتے ہیں کہ آپ حضرات سلامتی کے ساتھ اس مقدس جگہ سےاپنی دنیوی واخروی مرادیں اور روحانی تحفہ حاصل کریں ۔

زائرین محترم سے گذارش

۱۔ حجاب اسلامی کی رعایت کریں

۲۔ اپنی قیمتی اشیا کی حفاظت خود کریں اور حتی الامکان انہیں حرم مطہر میں لانے سے پرہیز کریں ۔

۳۔ حرم مطہر کے لئے لائے گئے تحائف اورہدایا کو ان کے مخصوص دفتر میں جمع کرادیں۔

۴۔ کسی شخص کے گم ہوجانے کی صورت میں گم شدہ افراد کے دفتر میں رجوع کریں ۔

۵۔ اگر کوئی بڑا سامان آپ کے ہمراہ ہے تو اسے امانات کے دفتر میں جمع کرادیں ۔

محترم زائرین سے درخواست ہے کہ وہ حسب ذیل امور کا لحاظ رکھیں :

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی ملکوتی بارگاہ کے زائرین، یہ بات ملحوظ خاطر رکھیں کہ بی بی کی حقیقی معرفت ،آپ کے حق کی ادئیگی، آپ کا احترام اورزیارت کی توفیق اسی وقت حاصل ہوگی جب آپ مکمل طریقہ سے پرہیزگاری اور تقوی کی رعایت کریں گے اورخواتین، اسلامی آداب کی رعایت کریں گیں۔

لہٰذا ایک مومنہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ آرائش (میکپ) سے پرہیز کرےاورپردہ کا خیال رکھے، اس لئےکہ پردہ ایمان کی نشانی ، اسلامی قوانین کے احترام کی دلیل اور

عفت وپاکدامنی کی علامت ہے ۔
لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تمام مومنات وپاکدامنی کا لحاظ رکھتے ہوئے نگاہیں نیچی رکھیں چونکہ یہ عفت کا مقدمہ ہے ۔

حق معرفت

حقیقی معرفت کے ساتھ کی جانے والی زیارت ہی خدا کی بارگاہ میں مقبول ہوگی؛اسی اہم نکتہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم یہاں پر حضرت معصومہ علیہا السلام کے بعض حقوق کا تذکرہ کررہے ہیں:

۱۔ آپ سے اور آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے مودت رکھناچونکہ آپ کا تعلق اسی پاک گھرانے سے ہے۔

۲۔ آپ اور آپ کے اجداد کے دشمنوں سے اظہار برائت کرنا۔

۳۔ حرم میں حاضری کے وقت آپ کی عظمت کے پیش نظر آداب زیارت کا خیال رکھنا۔

۴۔ خداو رسول اور ائمہ علیہم السلام کے نزدیک آپ کی عظمت اورمقام ومنزلت پر ایمان ویقین رکھنا، اور یہ کہ آپ کی زیارت کا اجر جنت اور آپ کا شفیع قرار پانے پر عقیدہ رکھنا کیونکہ حق شفاعت مخلوقات خدا میں صرف انہیں کو حاصل ہوگا جن سے اللہ راضی ہوگا ،

ہمارے علماء اور مجتہدین آپ کی بارگاہ میں کمال ادب کے ساتھ آپ کی زیارت کو آتے تھے اور اس بارگاہ میں آکر اس طرح غرق ہوجاتے تھے کہ شہزادی کے دفاع میں اپنے اوپر پڑنے والی مصیبت کا بھی خیال نہیں رکھتے تھے چونکہ ان حضرات کو آپ کی مکمل معرفت تھی، جیسا کہ کہا جا تا ہے کہ جب آیۃ اللہ العظمی آقای بروجردی کے پاس سعودی بادشاہ کا نمایندہ ملنےآیا تو آپ نے ملنے سے انکار کردیا ، وجہ پوچھے جانے پر جواب دیا کہ اسے اہل بیت کی معرفت نہیں ہے ،لہٰذاجب وہ مجھ سے ملنے آئے گا تو معصومہ کی زیارت کو نہیں جائے گا ، اور اس کا زیارت نہ کرنا شہزادی کی توہین ہے

لہٰذا میں اس توہین کو برداشت نہیں کرسکتا ۔
اسی طرح منقول ہے کہ ایک دن آیۃ اللہ شیخ محمد تقی البافقی بارگاہ ملکوتی میں تھے کہ اچانک ایران کے ظالم وجابر بادشاہ رضا پہلوی کی بیوی حرم میں داخل ہوئی، اوراسکے ساتھ حکومت کی کچھ عورتین پردہ کے بغیر داخل ہوئیں یا یوں کہا جائے کہ وہ لوگ اسلامی حجاب کی رعایت اور شہزادی کی عظمت کا لحاظ کئے بغیر حرم میں داخل ہوگئیں، آپ نے اس کی بیوی وغیرہ کو نصیحت کی اورخدا کا خوف دلایا، وہ ڈر کر حرم سے باہر چلی گئی ،اس واقعہ کی اطلاع بادشاہ کو ہوئی تو وہ دوسرے دن غصے کی حالت میں حرم آیا اور جتنے طالب علم تھے سب کو مارنے کا حکم دیا پھر شیخ البافقی کو بھی لایا گیا اور آپ کو بھی بری طرح زد و کوب کیا گیا ۔

قم؛ ائمہ معصومین علیہم السلام کی نظر میں

امام صادق علیہ السلام نےفرمایا: عنقریب کوفہ مومنین سے خالی ہوجائے گا اور علم وہا ں سے اس طرح ختم ہوجائے گا جس طرح سےسانپ سمٹ کراپنے بل میں داخل ہوجاتاہے پھر علم ایک شہر سے ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے اور وہ مرکز علم وفضل قرار پائے گا:(بحار الانوار ج۶۰ ص۲۳۱)

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا :قم کے اوپر ایک فرشتہ اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہے اور جو جابر وظالم بھی قم کے بارے میں برا ارادہ کرتاہے خدا اسے اس طرح ختم کردیتاہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتاہے۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: قم کا نام قم اس لئے رکھاگیا ہے کہ اس شہر کے لوگ قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ قیام کریں گے اور اسی راہ پر گامزن رہیں گے اور ان کی مدد کریں گے۔ (بحا ر الانوار ج ۶۰ ص ۲۱۶)

امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا: قم آشیانہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ہے اور شیعوں کی پناہ گاہ ہے۔ (بحار الانوار ج۶۰ ص ۲۱۴)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک اہل قم کے لئے ہے۔ (بحارالانوار ج ۶۰ ص۲۱۶)

شہر قم کا مختصر تعارف

تاریخی شواہد کی روشنی میں شہر قم اسلام سے پہلے کے آباد شہروں میں شمار کیا جاتاہے،بہت سے مؤرخین نے اس شہر کو پہلی صدی ہجری کا شہر شمار کیا ہے،شہر قم ۲۳ ہجری میں ایک اسلامی لشکر کے ہاتھوں فتح ہوا ،یہاں کے لوگ صدر اسلام سے ہی مذہب تشیع کی طرف مائل تھے ، کسی دور میں قم اصفہان کا حصہ شمار کیا جاتا تھا لیکن ۱۸۹ ہجری میں قم اصفہان سے جدا ہوکر ایک مستقل شہر کے عنوان سے پہچانا جانے لگا اور علماء و محققین کا مرکز بننے لگا خاص طور پر حضرت معصومہ علیہاالسلام کی وفات کے بعد اس شہر کو مزید رونق ملی تمام شیعہ اس شہر کو اپنے لئے ایک پناہ گاہ سمجھنے لگے اور حضرت معصومہ علیہاالسلام کے روضہ کے اطراف میں آبادیاں بڑھنے لگیں تاکہ بی بی کے با برکت وجود سے فیضیاب ہو سکیں اور علماء وفضلاء اس سلسلہ میں پیش قدم رہے یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر علماء حرم یا حرم کے نزدیکی مقامات پر درس وتدریس میں مشغول نظرآتے ہیں ، لیکن امام خمینی رضوان اللہ کی قیادت میں برپا ہونے والے اسلامی انقلاب نے اس شہر کو مرکز علوم دین اور مرکز انقلاب میں تبدیل کردیا ۔

ایرانی تاریخ کے مطابق ۱۹ دی ۱۳۵۶ھ شمسی ہجری میں قم کے لوگوں نے جو عظیم قیام کیا اس میں ۵۲۰ / افراد نے جام شہادت نوش کیا ۶۷۰ جانبازی کے درجہ پر فائز ہوئے۔ یہ شہر اور اس شہر کے رہنے والے آج بھی اپنے عظیم رہبر آیۃ اللہ خامنہ ای مدظلہ العالی کی قیادت میں ثقافتی حملوں اور جھوٹی میڈیا کے مد مقابل سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند ڈٹے ہوئے ہیں اور اللہ کے لطف وکرم سے یہی جذبہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور پر نور تک قائم رہے گا۔

حضرت معصومہ علیہاالسلام کے القاب

تاریخی کتابوں میں آپ کے مختلف القاب نقل ہوئے ہیں جن سے آپؑ کی عظمت و اہمیت کا اندازہ ہو تا ہے۔

ان میں سے بعض القاب یہ ہیں : شفیعہ ،طاہرہ، حمیدہ، رشیدہ، تقیہ، رضیہ، مرضیہ، اخت الرضا، معصومہ، کریمۂ اہل بیتؑ۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام سے منقول روایتیں

حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام نے ولایت کے بارے میں بہت ساری روایتیں اپنے اجدا د سے نقل کی ہیں،ان میں سے ایک روایت اپنی جدہ حضرت زہرا علیہاالسلام سے اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار سے نقل کیا کہ :

رسول اللہ نے فرمایا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ [جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں]

نیز فرمایا :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسى [اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسی سے تھی]

نیز فرمایا:مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً [جو آل محمد کی محبت پر مرتاہے وہ شہید مرتاہے]۔

حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام کی مختصر سوانح حیات

آپ کا اسم گرامی فاطمہ ہے ، آپ کا مشہور لقب معصومہ ہے،آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہماالسلام اور آپکی مادر گرامی حضرت نجمہ خاتون ہیں۔ یہی خاتون آٹھویں امام کی بھی والدہ محترمہ ہیں لہٰذا حضرت معصومہ علیہاالسلام اور امام رضا علیہ السلام ایک ہی ماں سے ہیں ۔

آپ کی ولادت با سعادت پہلی ذیقعدہ ۱۷۳ ہجری قمری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔

ابھی زیادہ دن نہ گزرے تھے کہ بچپنے ہی میں آپ اپنے شفیق باپ کے سایۂ عطوفت سے محروم ہو گئیں، آپ کے والد کی شہادت ہارون رشید کے قید خانہ، بغداد میں ہوئی ۔ باپ کی شہادت کے بعد آپ اپنے عزیز بھائی حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کی آغوش تربیت میں آگئیں ۔

۲۰۰ ہجری میں مامون عباسی کے بے حد اصرار اور دھمکیوں کی وجہ سے حضرت امام علی رضا علیہ السلام مدینہ سے مرو کی جانب سفر کرنے پر مجبور ہوئے ،امام نے خراسان کے اس سفر میں اپنے عزیزوں میں سے کسی ایک کو بھی اپنے ہمراہ نہیں لیا ۔
امام کی ہجرت کے ایک سال بعد بھائی کے دیدار کے شوق میں اور رسالت زینبی اور پیام ولایت کی ادائیگی کے لئے آپ نے بھی وطن کو الوداع کہا اور اپنے کچھ بھائیوں اور بھتیجوں کے ساتھ خراسان کی جانب روانہ ہو گئیں ۔
ہر شہر اور ہر محلّہ میں آپ کا والہانہ استقبال ہورہا تھا یہی وہ وقت تھا کہ جب آپ اپنی پھوپھی حضرت زینب علیہاالسلام کی سیرت پر عمل کر کے مظلومیت کا پیغام اور اپنے بھائی کی غربت کو مومنین اور مسلمانوں تک پہونچارہی تھیں اور بنی عباس کی فریبی حکومت سے اہلبیت علیہم السلام کی مخالفت اور دوری کا اظہار کر رہی تھیں ،یہی وجہ تھی کہ جب آپ کا قافلہ شہر ساوہ پہونچا تو کچھ دشمنان اہلبیتؑ جن کے سروں پر حکومت کا ہاتھ تھا راستہ میں حائل ہو گئے اوران بد کرداروں نے حضرت معصومہ علیہاالسلام کے قافلہ سے جنگ شروع کردی۔جس کے نتیجہ میں قافلے کے تمام مردوں نے جام شہادت نوش فرمایا یہا ں تک کہ ایک روایت کے مطابق حضرت معصومہ علیہاالسلام کو بھی زہر دیا گیا۔بہر کیف حضرت معصومہ علیہاالسلام اس عظیم غم کے اثر سے یا زہر جفا کی وجہ سے بیمار ہو گئیں اب حالت یہ تھی کہ خراسان کے سفر کو جاری رکھنا نا ممکن ہوگیا لہٰذا شہر ساوہ سے شہر قم کاقصد کیا اور آپ نے پوچھا اس شہر (ساوہ)سے شہر قم کا کتنا فاصلہ ہے اس دوری کو لوگوں نے آپ سے بیان کیا تو اس وقت آپ نے فرمایا: مجھے قم لے چلواس لئے کہ میں نے اپنے والد محترم سے سنا ہے کہ انھوں نے فرمایا: شہر قم ہمارے شیعوں کا مرکز ہے ۔
اس مسرت بخش خبر سے آگاہ ہوتے ہی بزرگان قم کے درمیان ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور وہ سب کے سب آپ کے استقبال میں دوڑ پڑے ۔موسیٰ بن خزرج جو کہ اشعری خاندان کے بزرگ تھے انھو ں نے آگے بڑھ کر آپ کے ناقہ کی مہار کو تھام لیا ۔اوربہت سےلوگ جوسواراورپیادہ تھےپروانوں کی طرح اس کاروان کے اردگرد چلنے لگے ۔
۲۳/ربیع الاول ۲۰۱ ہجری وہ عظیم الشان تاریخ تھی جب آپ کے مقدس قدم، قم کی

سرزمین پر آئے ۔پھر اس محلّہ میں جو آج کل میدان میر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ،حضرت کی سواری موسیٰ بن خزرج کے گھر کے سامنے بیٹھ گئی اور آپ کی میزبانی کا عظیم شرف موسیٰ بن خزرج کو مل گیا۔

جناب معصومہ علیہاالسلام نے صرف(۱۷) دن اس شہر میں زندگی گزاری اور ان ایام میں آپ اپنے خدا سے راز ونیاز اور اس کی عبادت میں مشغول رہیں۔

معصومہ علیہاالسلام کی جائے عبادت اور قیام گاہ مدرسۂ ستیہ جو آج کل "بیت النور" کے نام سے مشہور ہے جو اب معصومہ قم کے عقیدتمندوں کی زیارتگاہ بنی ہوئی ہے۔

آخر کار دس (۱۰) ربیع الثانی ۲۰۱ ہجری میں قبل اس کے کہ آپ کی چشم مبارک آپ کے برادر عزیز حضرت امام رضا علیہ السلام کے چہرہ منور کی زیارت کر تی ، غریب الوطنی میں بہت زیادہ مصائب و آلام برداشت کرنے کے بعد بند ہو گئی۔

قم کی سر زمین آپ کے غم میں ماتم کدہ بن گئی قم کے لوگوں نےبہت عزت واحترام کے ساتھ آپکی تشییع جنازہ باغ بابلان میں کی اور وہاں آپ کی قبر اطہر آمادہ کی اب جو سب سے بڑی مشکل اہل قم کے لئے تھی وہ یہ کہ ایسا کون باکمال ہو سکتا ہے جو آپ کے جسم اطہر کو سپرد لحد کرے ابھی اہل قم اس مشکل کا حل سوچ ہی رہے تھے کہ ناگاہ دو نقاب پوش سوار قبلہ کی جانب سے نمودار ہوئے اور بہت جلد مجمع کے قریب آئے نماز جنازہ پڑھنے کے بعد ان میں سے ایک بزرگوار قبر میں اترے اور دوسرے بزرگوار نے جسم اطہر کو اٹھایا اور اس قبر میں اترے ہوئے بزرگوار کے حوالہ کیا تاکہ اس نورانی پیکر کو سپرد خاک کریں ۔

یہ دو شخصیتیں جو ابھی کچھ دیر پہلے آئیں تھیں وہ تمام امور بنحو احسن انجام دیکر کسی سے کچھ کہے بغیر واپس روانہ ہو گئیں ظاہراً یہ د شخصیتیں حجت پرور دگار تھیں یعنی امام رضا اور حضرت امام محمد تقی علیہماالسلام تھے کیوں کہ معصومہ علیہاالسلام کی تجہیز و تکفین ایک معصوم ہی انجام دے سکتاہے، تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں مثلا حضرت زہرا علیہاالسلام کے جسم اطہر کی تجہیز وتدفین حضرت علیؑ کے ہاتھوں ا نجام پائی اسی طرح حضرت مریم علیہاالسلام کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنفس نفیس غسل دیا ۔

حضرت معصومہ علیہا السلام کے جسم اطہر کی تدفین کے بعد موسیٰ بن خزرج نے ایک حصیری سائبان آپکی قبر اطہر پر بنایا اسکے بعد حضرت زینب جو امام محمد تقی علیہ السلام کی بیٹی تھیں ۲۵۶ ہجری میں پہلا گنبد اپنی عظیم پھوپھی کی قبر اطہر کے لئے تعمیر کرایا ۔

اسی وقت سے یہ عظیم خاتون کی تربت پاک ،محبان اہلبیت علیہم السلام کے لئے قبلۂ عقیدت ہو گئی جہاں نماز مودت ادا کرنے کےلئے محبان اہلبیت علیہم السلام جوق در جوق آنے لگے عاشقان ولایت وامامت کے لئے یہ بارگاہ دارالشفاء ہو گئی جس میں مضطرب دلوں کو سکون ملنے لگا مشکل کشا کی بیٹی لوگوں کی مشکل کشائی کرتی رہیں اور نا امیدوں کے لئے مرکز امید بن گئیں ۔

حضرت معصومہ علیہا السلام کی زیارت کی فضیلت

یہ بات قابل غور ہے کہ چودہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کے بعد جتنی ترغیب آپ کی زیارت کے بارے میں دلائی گئی ہے اتنی ترغیب ائمہ کے کسی اور فرزندیاکسی بھی ولی خدا کے بارے میں نہیں ملتی ۔تین معصوم شخصیتوں نے آپکی زیارت کی تاکید فرمائی ہے ،جن روایات میں آپکی زیارت کی فضیلت بیان ہوئی ہے ان میں سے بعض تو آپکی ولادت سے قبل امام معصوم سے صادر ہوئی ہیں ،یہاں تک کہ بعض روایات تو آپ کے والد بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ولادت سے قبل بیان ہوئی ہیں ۔

شیخ صدوق نے صحیح سند کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ : مَنْ زَارَهَا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّة، جو ان کی زیارت کرے گا اسے جنت یقیناً نصیب ہوگی ۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا ارشاد ہے : مَنْ زَارَ عَمَّتِي بِقُم فَلَهُ الْجَنَّة، جس شخص نے بھی قم میں میری پھوپھی کی زیارت کی وہ جنتی ہے ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے :اِنَّ زِيَارَتَهَا تعدل الجنة۔ان کی زیارت کا صلہ اور اجر جنت ہے ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے :یا سعد«مَنْ زَارَهَا فَلَهُ الْجَنَّة أَوْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّة» ۔ ائے سعد جو شخص بھی ان کی زیارت کرے گا اس کا اجر جنت اور وہ اہل بہشت میں سے ہوگا ۔

کرامتیں

چونکہ حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلامؑ اس گھرانے کی چشم وچراغ ہیں کہ جس کا طرہ امتیاز احسان وکرم ہے لہٰذا بہت ساری کرامتیں آپ کے حرم مطہر سے ظاہر ہوئیں لیکن چونکہ تمام کرامتوں کو نقل کرنا ممکن نہیں لہٰذا بعنوان نمونہ یہاں معصومہ علیہا السلامؑ کی بعض کرامتیں نقل کی جارہی ہیں۔

حوزہ علمیہ قم کے ایک مشہور ومعروف استاداخلاق فرماتے ہیں : دوسال پہلے میں نے اپنی بیٹی کی آنکھ میں ایک سفید دانا دیکھا،جب آنکھ کے اسپشلسٹ کے پاس گیا تو معاینہ کے بعد اس نے بتایا کہ آپریشن کرنا پڑے گا جیسے ہی لڑکی نے سنا فورا آپریشن کے ڈر سے مارے رونے لگی ،میں نے ڈاکٹر سےآپریشن کا وقت لے لیا اور جس دن کا وقت لیا تھا جب لڑکی کو لیکر ڈاکٹر کے پاس جانے لگا تو راستے میں بی بی کریمہ اہلبیت کے حرم پر نظر پڑی، لڑکی نے کہا: مجھے حرم لے چلیں، میں شہزادی سے اپنی آنکھ کی شفا یابی کی دعاکروں گی ۔ پھروہ دوڑتی ہوئی حرم پہونچی رونا شروع کردیا اور ضریح سے اپنی آنکھیں ملنے لگی ۔ وہ کہتی جاتی تھی: اے بی بی معصومہ علیہا السلامؑ مجھے ڈر لگ رہا ہے ،میں آپریشن نہیں کراوں گی اس توسل کے بعد ،اس کو آغوش میں لیکر حرم کے صحن میں لے گیا اور تسلی دیتے ہوئے آنکھ سے آنسو صاف کرنے لگا، ناگہاں میری نگاہ اس کی آنکھ پر پڑی تو دیکھا اس دانہ کا تھوڑا بھی اثر نہیں ہے اسے فورا لیکر ڈاکٹر کے پاس پہونچا ۔ ڈاکٹر نے تعجب سےپوچھا : یہ کیا ہوگیا، میں نے ماجرا سنا یا ،ڈاکٹر نے کہا :آپریشن کی ضرورت نہیں ہے اسکی آنکھیں ٹھیک ہوچکی ہیں ۔

حضرت آیۃ اللہ العظمی اراکی خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میرے ہاتھ میں ورم کی کیفیت پید ا ہوگئی اور جلد پھٹنے لگی یہاں تک کہ میں وضو بھی نہیں کرسکتا تھا، بہت علاج ومعالجہ کیا لیکن بیکار ثابت ہوا ، مجبورا تیمّم کرتا تھا بالاخر میں حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلامؑ گیا اور توسل کیا مجھے الہام ہوا کہ دستانہ استعمال کروں میں نے ایسا ہی کیا کچھ دنوں بعد میر اہاتھ بالکل ٹھیک ہوگیا ۔

آپ کے جوار میں ذریت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیگر شخصیتیں بھی مدفون ہیں:

۱۔ سید ابو الحسن الحسین بن الحسین بن جعفر بن محمد بن اسماعیل بن امام صادقؑ ۔
۲۔ سید حمزہ بن احمد الرخ بن محمد بن اسماعیل بن محمد بن عبد اللہ الباہر بن امام زین العابدینؑ ۔
۳۔ سید ابو جعفر محمد بن حمزہ مذکور۔
۴۔ سید ابو القاسم علی بن محمد بن حمزہ متوفی ۳۴۶ ہجری۔
۵۔ سید علی بن حمزہ مذکور متوفی ۳۸۵ ہجری۔
۶۔ سید ابو علی احمد الخطیب الشجری ابن علی ابن محمد بن عمر الشجری ابن علی عمر الاشرف بن امام زین العابدینؑ متوفی ۳۲۷ ہجری۔
۷۔ سید ابو جعفر محمد بن احمد مذکور جو اپنے والد کے زندگی ہی میں وفات پا گائے۔
۸۔ سید ابو محمد حسن بن احمد متوفی ۳۴۹ ہجری۔
۹۔ سید ابو علی احمد بن حسن متوفی ۳۷۹ ہجری۔
۱۰۔سیدہ زینب بنت امام جوادؑ ۔
۱۱۔سیدہ ام محمد و سیدہ میمونہ بنت موسی المبرقع ابن امام جوادؑ۔
۱۲۔ ام اسحاق جاریہ جاریہ محمد بن موسی المبرقع۔
۱۳۔ ام حبیب جاریہ محمد بن احمد بن موسی المبرقع۔
۱۴۔ ام قاسم بنت علی الکوکبی۔
۱۵۔ سیدہ میمونہ خواہر سیدہ معصومہ علیہاالسلام۔

حرم مطہر کا گنبد

موسی بن الخزرج کے ایک حصیر ی سائبان بنانے کے بعد جوسب سے پہلا گنبد فاطمہ معصومہ علیہاالسلام کی تربت پاک پر بنایا گیا وہ برجی شکل کا ایک قبہ تھا جو حضرت زینب بنت امام جواد علیہ السلام کے ہاتھوں اینٹ وپتھر اورچونے کےذریعہ تیسری صدی کے

وسط میں بنایا گیا۔ زمانے کے گزرنے اور حضرت معصومہ علیہاالسلام کے جوار میں کچھ علوی خواتین کے دفن ہونے کے بعد اس گنبد کے پاس دوسرے دوگنبد بنائے گئے ، جس میں تیسرا گنبد حضرت زینب بنت امام محمد تقی علیہ السلام کامدفن قرار پایا ، یہ تین گنبد ۴۴۷ ھ تک باقی تھے اسی سال میر ابو الفضل عراقی (وزیر طغزل کبیر) نے شیخ طوسی کے ترغیب دلانے پر ان تین گنبدوں کے بجائے ایک بلند وبالا گنبد کو نقش ونگار کے ساتھ بنایا،جس میں ایوان اورحجرے نہ تھے یہ گنبد تمام سادات کے قبور پر محیط تھا۔

۹۲۵ ہجری میں شاہ بیگی بیگم ہمسر شاہ اسماعیل صفوی کی ہمت سے اس گنبد کو پھر سے بنایا گیاجس میں معرق کاشی استعمال ہوئی اس میں ایوان طلااور دومنارے نیز صحن عتیق بنایا گیا ، گنبد کی خارجی سطح معرق کاشی سے آراستہ ہوئی۔

۱۲۱۸ ہجری فتح علی شاہ قاچار کے زمانے میں گنبد مطہر کو سونے کی اینٹیوں سے مزین کیاگیا جو ۱۳۷۹ھ ش تک باقی رہا ۱۳۸۰ ہجری ش میں گنبد کی ظاہری صورت کے نامناسب ہوجانے کی وجہ سے اور دیگر نقصانات کوکنڑول کرنے کے لئے اسوقت کے متولی نے اس گنبد کی بنیادی تعمیر کا فیصلہ کیا پہلے سے موجود سونے کی اینٹوں کو نئ اینٹوں کےساتھ ملا کر ان کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ نصب کیا گیا اس وسیع منصوبے پر ۱۵۰۰ ملین ریال خرچ ہوئے اور یہ منصوبہ ۱۳۸۴ شمسی ہجری کو پایہ تکمیل تک پہنچا۔

ضریح مطہر

۹۲۵ ہجری میں شاہ طہماسب صفوی نے سابق مرقد کے ارد گرد اینٹوں کی ایک ضریح بنوائی جو ہفت رنگ کا شیوں سے آراستہ تھی جس میں نقش ونگار کے ساتھ ساتھ معرق کتبے بھی تھے نیز اس کے اطراف میں دریچے بھی کھولے گئے تاکہ مرقد کی زیارت بھی ہوسکے اور زائرین اپنی نذر بھی ضریح کے اندر ڈال سکیں اس کے بعد مذکورہ شاہ کے حکم سے سفید وشفاف فولاد سے اسی اینٹوں والی ضریح کے آگے ایک ضریح بنائی گئی۔

۱۲۳۰ ہجری میں فتح علی شاہ نے اس ضریح کو نقرہ پوش کردیا تھا جو طویل مدّت کی وجہ

سے فرسودہ ہوگئی تھی۔۱۲۸۰ ہجری کو پہلے سے موجودہ چاندی کو نئی چاندی کے ساتھ ملاکر ضریح کوبنایا گیا اوراس ضریح کو اسکی جگہ پر نصب کیاگیا ۔ دوبارہ ۱۳۸۰ شمسی ہجری میں اس وقت کی تولیت کے کہنے پر اس میں کچھ بنیادی تعمیرات کی گئیں۔

اس ضریح کو کئی مرتبہ بنایاگیااور کئی مرتبہ اس میں بنیادی تبدیلیاں ہوئیں اور یہ ضریح کئی سال تک مرقد حضرت معصومہ علیہاالسلام پر باقی رہی یہاں تک کہ ۱۳۴۸ شمسی ہجری مطابق ۱۳۶۸ ہجری میں اس وقت کے متولی کے حکم پر ضریح کی شکل کو تبدیل کیا گیا اور ضریح کو مخصوص ہنری ظرائف کا شاہکار بنا کے اس کی جگہ پر نصب کیا گیا اوریہ وہی ضریح ہےجو آج تک حضرت معصومہ علیہاالسلام کی نورانی تربت پر جلوہ فگن ہے۔

ایوان طلا

ایوان طلا اور اس کے بغل میں دوچھوٹے چھوٹے ایوان ۹۲۵ ہجری میں شاہ بیگی بیگم[ہمسر شاہ اسماعیل] صفوی کی کوشش سے بنایا گیا، دوبارہ ۱۳۸۷ شمسی ہجری کو اس ایوان میں طلاکاری کی گئی ۔

ایوان آئینہ

آئینہ کا ری کی وجہ سے «ایوان آئینہ» کےنام سے مشہور ہے یہ حیرت انگیر ہنری مجموعہ قاجاری دور کے گرانقدر ہنر کا شاہکار ہے جو استاد حسن معماری قمی کے ہاتھوں تشکیل پایا تھا،جو صحن بزرگ کے ساتھ میرزا علی اصغر خان اتابک صدر اعظم کے دستور پر بنایا گیاتھا ، ۷۹۔۸۰ شمسی ہجری میں اس ایوان کے اندر بنیادی تعمیرات ہوئیں ۔

صحن بزرگ

یہ خوبصورت صحن چار ایوانوں شمالی جنوبي شرقی غر بی پر مشتمل ہے اس کا شمالی ایوان آستانہ کے میدان کی طرف سے داخل ہونے کا راستہ ہے ،جنوبي ایوان قبلہ کی طرف

سے اورشرقی ایوان خیابان ارم (ارم روڈ) سے داخل ہونے کا راستہ ہے ایوان مغربی کہ جو"ایوان آئینہ "ہے ان با جلالت ایوانوں کے ساتھ اس کاوجود اور وہ بھی صحن مطہر کے وسط میں اس کے وجود نے اس مقدس مکان کی زیبائی میں چار چاند لگادئے ہیں ۔
یہ صحن مرزا علی اصغر خان صدر اعظم کے آثار میں ہے جس کا تعمیری کام آٹھ سال کے طویل عرصہ تک چلا (۱۲۹۵ہجری سے ۱۳۰۳ہجری)

صحن عتیق

صحن عتیق جو روضہ مبارکہ کے شمال میں واقع ہے وہ سب سے پہلی عمارت ہے جو قبہ مبارکہ پر بنائی گئی ہے ،یہ صحن چار خوبصورت ایوان کو اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہے ایک وہ باعظمت ایوان جو جنوب میں واقع ہے جو ایوان طلا کے نام سے معروف ہے اورروضہ مطہر سے صحن میں داخل ہونے کا راستہ بھی ہے ،ایوان شمالی جو مدرسہ فیضیہ کی طرف سے صحن میں داخل ہونےکا راستہ ہے ایوان غربی ، صحن سے مسجد اعظم میں اورایوان مشرقی، صحن عتیق سے "صحن بزرگ" میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔
اس صحن اور اس کے اطراف کے ایوانوں کوشاہ بیگی بیگم ہمسر شاہ اسماعیل صفوی نے ۹۲۵ ہجری میں بنوایا تھا۔
۱۳۷۷ شمسی ہجری میں اس وقت کے متولی کے حکم پر اس صحن اور اس کے اطراف میں موجود قبور کو دوبارہ تعمیر کیا گیا ۔

مسجد بالاسر

یہ مسجد زائرین کے لئے زیارتگاہ ہے جس کو صفوی دور حکومت میں مہمان خانہ شمار کیا جاتاتھا لیکن جب قاچاری دور میں اس کو دوبارہ تعمیر کیا گیا تواس کا شمار حرم کے بڑے ہال میں ہونے لگا ۱۳۳۸ہجری میں اس کے مغربی سمت واقع مسجد کو بھی اس میں

شامل کرکے اس کی وسعت میں مزیداضافہ کردیا گیا لیکن جس وقت مسجد اعظم کو بنا یا گیا تو مسجد بالاسر کی قدیمی عمارت حرم اور مسجد اعظم کے درمیان بدنما ہونے کی وجہ سےاس وقت کے متولی نے اس کو دوبارہ بنانے کا فیصلہ کیا لہٰذا اسے گراکر اسکی جگہ پر خاص طرز تعمیر کے ساتھ جدید عمارت کو بنایا گیا ۔

مسجد اعظم

قم کے باعظمت دینی آثار میں سے ایک عظیم اثر مسجد اعظم ہے جو مرجع تشیع حضرت آیۃ اللہ العظمی بروجردی رحمۃ اللہ علیہ کی بلند ہمتی کا ثمرہ ہے ،یہ مسجدحضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کے حرم کے نزدیک زائرین کی آسانی کے لئے بنائی گئی ۔

۱۱ ذیقعدہ ،روز ولادت باسعادت حضرت علی بن موسی الرضا علیہ السلام کو ایک خاص جاہ وحشم کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

اس مسجد میں کئی بڑے مجتہدین درس دیتے ہیں ۔ مخصوص اوقات میں طلاب یہاں پر مباحثہ کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہاں پر مذہبی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

مسجد طباطبائی

اس مسجد کا گنبد پچاس ستونوں پر مشتمل ہے جو قدیم زمانہ میں خواتین کے صحن کی جگہ روضہ مطہر کے جنوبی حصہ میں بنائی گئی ہے۔اس عظیم اورباعظمت گنبد کے بانی حجۃ الاسلام حاج آقای محمد طباطبائی ابن مرحوم آیۃ اللہ حاج آقا حسین قمی ہیں، اس عمارت میں تقریبا ۱۰ سال لگے ہیں۔ (۱۳۶۰ہجری سے لے کر ۱۳۷۰ہجری)

مسجد مطہری

یہ مسجد پرانے میوزیم کی جگہ بنائی گئی ہے اس مسجد میں جدید طرز کی نقش و نگاری نے اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگادئے ہیں، اس مسجد میں بزرگ شخصیتیں، علماء اورمراجع کرام دفن ہیں۔

شبستان امام خمینی رحمہ اللہ

اس شبستان کا رقبہ ۸ ہزار مربع میٹرہے اور اس میں چاروں طرف سے داخل ہونے کا راستہ ہے مشرق میں خیابان ارم(ارم روڈ) کی طرف سے جنوب میں بلوار بہا ر کی طرف اور مغرب میں صحن صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کی طرف سے اور شمال میں حرم مطہر کی طرف سے داخل ہونے کا راستہ ہے۔ اس شبستان میں کئی چھوٹے ستون ہیں اورچار بڑے ستون ایسے ہیں جن پر مربع شکل میں ایک گنبد واقع ہے شبستان کے قبلہ ایک باعظمت محراب ہے جس کو اسلامی نقش ونگار سے مزین کیا گیا ہے کھڑکیوں کی ڈیزائن اور شبستان کی روشنی نے ایرانی طرز تعمیر کے حسن کو اور بھی دیدہ زیب اور خوبصورت کردیاہے ۔

صحن صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف

اس صحن کا رقبہ ۸۰۰۰ مربع میٹر ہے اس صحن میں بھی چاروں طرف سے داخل ہونے کا راستہ ہے مشرق کی طرف سے شبستان امام خمینی رضوان اللہ علیہ، مغرب کی طرف سے پل آہنچی، شمال کی طرف سےمسجد اعظم اور جنوب کی طرف سے بلوار بہار۔ اس صحن کے درمیان جدید طرز کا بنا ہوا ایک خوبصورت حوض ہے جس کی کشش رات کے وقت تیز روشنی میں اور بڑھ جاتی ہے ،سفید سیمنٹ اور اینٹوں سےقرآنی آیات کو جدید انداز کے عربی خط میں لکھا گیا ہےجو دیکھنے والوں کے لئے خاص توجہ مرکزہے ۔

شبستان نجمہ خاتون

یہ شبستان بالکل شبستان امام خمینی رضوان اللہ کے نیچے ہے اس کی چوڑائی بھی شبستان امام خمینی رضوان اللہ کے برابر ہے اس کو ایک خاص ترتیب اورڈیزائن کے ساتھ مذہبی پروگراموں کے لئے بنایا گیا ہے لیکن حرم مطہر میں مجمع بڑھ جانے کی صورت میں اس کو خواتین کے لئے مخصوص کردیا جا تاہے قابل توجہ بات یہ ہے کہ اس شبستان کی سطح نہر [جوبرسات کے علاوہ خشک رہتا ہے]کی سطح سےنیچے ہے جو کہ حرم کے قریب ہے تاکہ اگر کبھی ضرورت پڑے تو دریا کی سطح پر بھی نماز جمعہ اورجماعت کو برپا کیا جا سکے۔یہ طرز منتظمین اور انجینئر وں کی دوراندیشی کو ظاہر کرتی ہے کیونکہ شرعی لحاظ سے امام جماعت کے کھڑے ہونے کی جگہ مامومین کے برابر یاان سے نیچے ہونی چاہئیے۔

******

حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام کا زیارت نامہ

چونتیس مرتبہ **اللّهِ أكبر*** تینتیس مرتبہ **سُبْحانَ اللّهِ*** و تینتیس مرتبہ **الْحَمْدُلِلّهِ*** کہیں:

السَّلَامُ عَلَى آدَمَ صِفْوَةِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى نُوحٍ نَبِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى مُوسَى كَلِيمِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَى عِيسَى رُوحِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَفِيَّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا فَاطِمَةُ سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا سِبْطَيْ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ سَيِّدَ الْعَابِدِينَ وَ قُرَّةَ عَيْنِ النَّاظِرِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ بَاقِرَ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِيِّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ الْبَارَّ الْأَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ الطَّاهِرَ الطُّهْرَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُوسَى الرِّضَا الْمُرْتَضَى السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ التَّقِيَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ النَّقِيَّ النَّاصِحَ الْأَمِينَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ السَّلَامُ عَلَى الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى نُورِكَ وَ سِرَاجِكَ وَ وَلِيِّ وَلِيِّكَ وَ وَصِيِّ وَصِيِّكَ وَ حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ فَاطِمَةَ وَ خَدِيجَةَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا أُخْتَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللَّهِ السَّلَامُ عَلَيْكِ يَا بِنْتَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْكِ عَرَّفَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ حَشَرَنَا فِي زُمْرَتِكُمْ وَ أَوْرَدَنَا حَوْضَ نَبِيِّكُمْ وَ سَقَانَا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُرِيَنَا فِيكُمْ

السُّرُورَ وَ الْفَرَجَ وَ أَنْ يَجْمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ أَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعْرِفَتَكُمْ إِنَّهُ وَلِيٌّ قَدِيرٌ أَتَقَرَّبُ إِلَى اللهِ بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ وَ التَّسْلِيمِ إِلَى اللهِ رَاضِياً بِهِ غَيْرَ مُنْكِرٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَ عَلَى يَقِينِ مَا أَتَى بِهِ مُحَمَّدٌ وَ بِهِ رَاضٍ نَطْلُبُ بِذَلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِي اللَّهُمَّ وَ رِضَاكَ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ يَا فَاطِمَةُ اشْفَعِي لِي فِي الْجَنَّةِ فَإِنَّ لَكِ عِنْدَ اللهِ شَأْناً مِنَ الشَّأْنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَخْتِمَ لِي بِالسَّعَادَةِ فَلَا تَسْلُبْ مِنِّي مَا أَنَا فِيهِ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا وَ تَقَبَّلْهُ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ وَ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ وَ صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ وَ سَلَّمَ تَسْلِيماً يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

زیارت حضرت فاطمہ معصومہ علیہاالسلام کا اردوترجمہ

سلام ہو آدم پر جو خدا کے برگزیدہ ہیں۔ سلام ہو نوح پر جو خدا کے نبی ہیں ۔ سلام ہو خلیل خدا ابراہیم پر ۔ سلام ہو موسی پر جو کلیم خدا ہیں ۔ سلام ہو عیسی پر جو روح خد اہیں ۔ سلام ہو آپ پر اے خدا کے رسول ، اے بہترین مخلوق خدا اے صفی خدا آپ پر سلام ۔ اے آخری نبی محمد بن عبدا للہ آپ پر سلام ، اے امیر المومنین علی ابن ابی طالب وصی رسول خدا آپ پر سلام ،اے فاطمہ دوجہاں کی عورتوں کی سردار آپ پر سلام ، اے نبی رحمت کے دونوں نواسے اور جوانان جنت کے سردار آپ پر سلام ، اے علی ابن الحسین عبادت گذاروں کے سردار اور اہل بصیرت کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ پر سلام۔ اے محمد بن علی بعد از نبی علم پھیلانے والے آپ پر سلام، اے جعفر بن محمد ،صادق نیک کردار وامانتدار آپ پر سلام ، اے پاک وپاکیزہ موسی بن جعفر آپ پر سلام ،۔ اے علی ابن موسی اے رضا ومرتضی آپ پر سلام۔ اے محمد بن علی پرہیز گار آپ پر سلام ، اے علی بن محمد نقی باصفا خیر خواہ وامانتد ار آپ پر سلام ۔ اے حسن بن علی آپ پر سلام ، سلام ہو اس امام پر جو انکے قائم مقام ہیں ، اے معبود اپنے نور اور چراغ ،اور

تیرے ولی کے وارث اوراپنے وصی کے جانشین اور اپنی مخلوقات کی حجت پر رحمت نازل فرما۔اے رسول خدا کی دختر آپ پر سلام ، اے فاطمہ زہرا و خدیجہ الکبری کی دختر آپ پر سلام ۔ اے مومنوں کے امیر کی بیٹی آپ پر سلام ، اے حسن وحسین کی دختر آپ پر سلام ۔ اے ولی خدا کی بیٹی آپ پر سلام ، اے ولی خدا کی ہمشیرہ آپ پر سلام ، اے ولی خدا کی پھوپھی آپ پر سلام،سلام ہو آپ پر اے موسی بن جعفر کی دختر ۔ سلام ہو آپ پر ، خدا جنت میں ہمیں آپ کی ابدی معرفت عطاکرے اور ہمیں آپ لوگوں کے ہمراہ محشور فرمائے،ہمیں آپ کے نبی کے حوض کوثر پر وارد کرے اور ہمیں آپ کے جد علی ابن ابی طالب کے ہاتھوں جام کوثر سے سیر اب فرمائے، خدا کی رحمتیں آپ پر ہوں خدا سے سوال کرتاہوں کہ وہ ہمیں آپ لوگوں میں مسرت وخوشحالی وفرج دکھائےاوریہ کہ ہمیں اور آپ کو آپ کے نانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کے گروہ میں شمار فرمائےاور ہم سے آپ کی معرفت کو سلب نہ کرے کہ وہ حاکم وقدرت والا ہے ۔میں قرب الہی چاہتا ہوں آپ کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کے ذریعے۔ہم خدا کی رضا پر راضی ہوکر بغیر دل تنگ ہوئے اور تکبر کے اور اس چیز پر یقین سے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ لائے اور اس پر خوش رہ کر اس طرح ہم تیری توجہ چاہتے ہیں اے ہمارے آقا ،اے معبود میں تیری رضا اور آخرت کی بہتری چاہتا ہوں ، اے حضرت فاطمہ علیہاالسلام جنت میں میری شفاعت فرمائیں کیونکہ آپ خدا کے نزدیک ایک خاص شان ومقام کی حامل ہیں ،اے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرا انجام خوشبختی پر ہو اور اس ایمان کو ہم سے نہ چھین جو ہم میں موجود ہے تمام حرکت وقوت خداہی کے وسیلے سے ہے جو بلند وبرتر ہے ،اے معبود ہماری حاجتوں کو مستجاب فرما،اپنے کرم وعزت ورحمت وعافیت سے اسے قبول فرما۔ خدا یاحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی ساری آل پر درودوسلام بھیج بہت بہت سلام اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے ۔

دفتر زائرین غیر ایرانی کی جانب سے خدمات

دفتر زائرین غیر ایرانی، آپ زائرین کرام کی خدمت میں خیر مقدم عرض کرتا ہے اورمندرجہ ذیل خدمات کے لئے ہمہ وقت آمادہ ہے :

۱۔ بارگاہ مقدسہ کریمہ اہل بیت حضرت معصومہ قم علیہاالسلام اور آپ کے حرم مطہر سے متعلق زائرین کے سوالات کے جوابات۔

۲۔ دینی موضوعات سے متعلق زائرین کے سوالات کے جوابات کے لئے صبح ۸ بجے سے رات ۸ بجے تک دفتر زائرین میں علماء کرام کی خدمات

۳۔ علمی نشست اور مختلف موضوعات کے تحت سیمنار کا اہتمام

۴۔ روزانہ دن میں نماز ظہرین کے بعد مجلس عزاء کا انعقاد

۵۔ ائمہ طاہرین کی ولادت وشہادت کے موقع پر محافل ومجالس کا اہتمام

۶۔ایام فاطمیہ ،معصومیہ، اعیا د شعبانیہ اور محرم الحرام و صفر المظفرمیں خا ص پروگراموں کااہتمام

۷۔ نوجوانوں کے لئے اسلامی معارف پر مشتمل کلاسوں کا انعقاد

۸۔ مختلف موضوعات کے مطابق بروشورز کی تقسیم اورانعامی مقابلے کا انعقاد

******

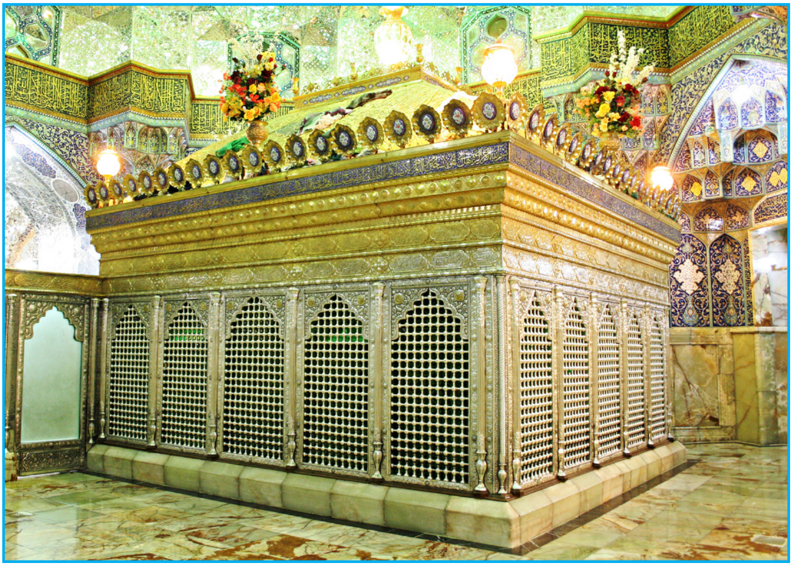

اداره زائرین غیر ایرانی کی سرگرمیاں

زائرین کے لئے خصوصی پروگرام

چار زبانوں میں ، تعلیمی ،ثقافتی اور مشورتی خدمات

مختلف مناسبتوں پر پروگرام

خواتین کا پروگرام

سوال و جواب

حرم اور آثار قدیمہ کا دیدار

مجلس مشاورت عرب امارات، افریقہ، ترکی، قفقاز برصغیر ہند وپاک

بچوں اور نوجوانوں کے لئے متنوع پروگرام

روزانہ مجالس عزاء

سیاحوں کے لئے خصوصی علمی نشست